48958 ـ قبر پر پھول يا كھجور كى ٹہنى ركھنى مشروع نہيں ہے

سوال

ميں نے ايك حديث پڑھى ہے كہ:

" نبىكريم صلى اللہ عليہ وسلم نے قبر پر كھجور كى ٹہنى ركھى تھى"

تو كيا قبر كى زيارت كرنے والے شخص كے ليے ايسا كرنا سنت ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

جس حديث كى طرف سائل نے اشاره كيا ہے وه حديث بخارى اور مسلم رحمہما اللہ نے ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے بيان كى ہے:

وه كہتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم دو قبروں كے پاس سے گزرے تو فرمانے لگے:

" ان دونوں كو عذاب ہو رہا ہے، اور يہ عذاب كسى بڑى چيز ميں نہيں، ان ميں سے ايك شخص تو پيشاب كے چھينٹوں سے نہيں بچتا تھا، اور دوسرا غيبت كرتا تھا"

پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے تازه كھجور كى ايك ٹہنى لے كر اسے دو حصے كيا اور ہر ايك قبر پر ايك ٹہنى گاڑ دى، صحابہ كرام نے عرض كيا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم آپ نے ايسا كيوں كيا؟

تورسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے جواب ميں ارشاد فرمايا:

" اميد ہے كہ جب تك يہ خشك نہ ہوں تو اللہ تعالى ان كے عذاب ميں تخفيف ركھے"

صحيح بخارى حديث نمبر (218) صحيح مسلم حديث نمبر (292).

بعض علماء كرام نے عذاب ميں كمى كى علت يہ بيان كى ہے كہ ہرى بھرى ٹہنى اللہ تعالى كى تسبيح بيان كرتى ہے، تو يہ عذاب ميں تخفيف كا باعث بنے گى، اس علت ميں نظر يعنى اعتراض ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی کی تفسیر میں اکثر اور زیادہ مفسرین کا یہی مذہب ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

اور کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو اللہ تعالی کی پاکیزگی اور تسبیح بیان نہ کرتی ہو الاسراء (44).

مفسرین کا کہنا ہے کہ:

اس کا معنی یہ ہے کہ: ہر زندہ چیز، اور ان کا کہنا ہے کہ: ہر چیز کی زندگی اس کے حال کےمطابق ہے، تو لکڑی کی زندگی اس وقت تك ہے جب تك وہ خشك نہيں ہوتی، اور پتھر جب تك ٹوٹتا نہیں، اور مفسرین میں سے محققین نے یہ مسلك اختیار كیا ہے كہ یہ آیت اپنے عموم پر ہے. اھـ

یعنی اس آیت میں تسبیح خشك كو چھوڑ كر تازہ اورہری بھری كےساتھ خاص نہیں، بلكہ ہر رطب و یابس چیز اللہ تعالی كی تسبیح بیان كر رہی ہے.

اور خطابی اور ان كا مسلك اختیار كرنے والوں نے اس حدیث پر عمل كرتے ہوئےقبر پر كھجور وغیرہ كی ٹہنی ركھنے سے انكار كیا اور اس حدیث كے متعلق كہا ہے:

یہ اس پرمحمول ہے كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان كے لیے دعا كی كہ جب تك یہ ٹہنی خشك نہ ہو اس وقت تك ان كےعذاب میں تخفیف كر دی جائے، نہ كہ ٹہنی میں كوئی معنی تھا جواس كے ساتھ خاص ہے، اور نہ ہی یہ كہ جو معنی رطب ہے وہ یابس میں نہیں. اھـ

اور اس بنا پر یہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے ساتھ خاص ہوگا، لہذا كسی كے لیے بھی ٹہنی وغیرہ قبر پر ركھنی مستحب نہیں ہے.

مستقل فتوی كمیٹی كے فتاوی جات میں ہے:

نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا دونوں قبروں پر كھجور كی ٹہنی ركھنا، اور جن قبروں پر ٹہنی ركھی ان كے عذاب میں كمی كی امید كرنا ایك معین واقعہ ہے اسے عموم حاصل نہیں، ان دوشخصوں كے متعلق ہے جن كےعذاب پر اللہ تعالی نے نبیكریم صلی اللہ علیہ وسلم كو مطلع كردیا تھا.

اور یہ نبیكریم صلی اللہ علیہ وسلم كےساتھ خاص ہے، اور یہ ان كی جانب سےمسلمانوں كی قبروں كے لیےكوئی

سنت نہیں ہے، بلکہ اگر فرض کر لیا جائے کہ اس طرح کے کئی ایك واقعات پیش آئے تو دو یا تین بار ہی ہوا، نہ کہ اس سے زیادہ بار.

اور کسی ایك صحابی سے بھی ایسا کرنا ثابت نہیں، حالانکہ صحابہ کرام مسلمانوں میں سب سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی حرص رکھنے والےتھے، اور مسلمانوں کو فائدہ دینے میں بھی سب سے زیادہ حرص رکھتےتھے.

صرف اتنا ہے کہ بریدۃ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر کھجور کی دو ٹہنیاں رکھی جائیں، ہمیں علم نہیں کہ صحابہ کرام میں سے کسی ایك نے بھی اس میں بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے موافقت کی ہو. اھـ

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ مشروع نہیں بلکہ بدعت ہے؛ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان دونوں قبروں پر اس لیے ٹہنی رکھی کہ اللہ تعالی نے ان کے عذاب سے انہیں مطلع کیا تھا، اور اس کےعلاوہ کسی اور قبر پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رکھی.

تو اس سے علم ہوا کہ یہ قبروں پر رکھنی جائز نہیں؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے ایسا کوئی عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے"

اورمذکورہ دونوں حدیثوں کی بنا پر اسی طرح نہ تو قبروں پر کتبے لگانا اور لکھنا، اور پھول وغیرہ رکھنا جائز نہیں؛ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قبریں پختہ کرنے اور اس پرعمارت قائم کرنے اور اس پر بیٹھنے اور اس پر لکھنےسے منع فرمایا ہے. اھـ

دیکھیں: مجلۃ البحوث الاسلامیۃ (68 / 50).

واللہ اعلم .